مرزا غلام قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے عقائد، یہودی عقائد ہیں!

اسکینز ملاحظہ کیجئے

Scanned with CamScanner

مرزا غلام قادیانی کی وحی نے مرزا کو اسرائیل قرار دیا اور مرزا کے مخلص لوگ بنی اسرائیل ٹھہرے یعنی اسکی اولاد۔ مرزا غلام قادیانی کہتا ہے یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح دو ہوں گے، اور مرزا نے لکھا ہے کہ مرزا پہلے والے مسیح سے افضل ہے، ان سب سے معلوم ہوا کہ مرزائی عقیدہ، یہودی عقیدہ ہے۔ بقول مرزا غلام قادیانی وہ اسرائیل ہے اور اسکے ماننے والے بنی اسرائیل (یہودی) ہیں اور یہودی عقیدہ پر قائم ہیں، یعنی مرزائی عقیدہ یہودی عقیدہ ہے۔ بنی اسرائیل کو بندر اور سور بنایا گیا اور مرزا نے اپنی جماعت کو چونکہ بنی اسرائیل کہا ہے تو خود اپنی جماعت کو بندر اور سور بنایا اور کہا ہے۔ اب فیصلہ جماعت مرزایہ خود کرے کہ اس جماعت میں رہتے ہوئے، وہ خود کو کیا مرزا کے دیئے گئے القابات بندر اور سور سے نوازا جانا پسند کریں گے؟؟

Scanned with CamScanner

ہاں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اِس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی...... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابلِ عزّت نہیں جن کے کان ہیں سُنیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے مُنہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں۔

اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحیِ الٰہی ہوئی اِس جگہ مَیں اُس کو معہ ترجمہ لکھ کر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:۔

بخور آنچہ ترا بخورانم۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَآءِ وَ فِي الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ۔ نَزَلْتُ لَكَ۔ لَكَ نُرِيْ اٰيَاتٍ وَّ نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ كَفَفْتُ عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِيْنَ۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔

---

[1] ”اگر خدا تعالیٰ نے اس آفتِ شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ[2] سال ہیں اس سے زیادہ نہیں۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۹۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)

تذکرہ 4th ایڈیشن

یعنی جو کچھ مَیں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ اور مَیں تیرے لئے زمین پر اُتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں[1] گے گرا دیں گے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں[2] گے۔

اور پھر فرمایا کہ مَیں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں، بچاؤں گا۔ اِس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اِس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔ اور پھر فرمایا کہ مَیں آخر کو ظاہر کروں گا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جو اُن کا لشکر ہیں۔ یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ مَیں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا یعنی اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کریں گے اور ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول ہوں گے اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب مَیں اُس نشان کو ظاہر کر دوں گا کہ جس سے زمین کانپ اُٹھے گی۔ تب وہ روز دُنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اس کو راضی کر لیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور توّاب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔“

(اشتہار ۱۸؍اپریل ۱۹۰۵ء۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۵، ۶۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۲۵ تا ۵۳۴)

Scanned with CamScanner

۵ر اپریل ۱۹۰۵ء

"کَفَفْتُ[2] عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ"

فرمایا۔ بنی اسرائیل سے مُراد وہ قوم ہے جس پر اُس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ

---

[1] (ترجمہ) ہم نے جہنم کی آگ کو محو کیا۔ [2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے بنی اسرائیل سے (دشمن کا حملہ) روک دیا۔

تذکرہ 4th ایڈیشن

بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ وہ لوگ جو اُن پر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بے جا حملہ کرنے والے روک دیئے جائیں گے اور ایسے نشان ظاہر ہوں گے کہ اُن کی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔"

(بدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۶ر اپریل ۱۹۰۵ء

"کوئی رُوح کہتی ہے
ہم نے وہ جہان[1] چھوڑ دیا ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اِس جہان سے گزر جائے گا۔"

(البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۷ر اپریل ۱۹۰۵ء

" ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو جب زلزلہ آیا تھا اس دن لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے ..... کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس آفت سے بچا لیا مگر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا..... پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا..... پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب خیروعافیت سے ہیں۔ تب اُن دونوں[2] کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہوگئی اور حضرت کو دعا کے واسطے کہا حضرت نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دُعا کی تو جواب میں یہ الہام ہوُا:۔

اسسٹنٹ سرجن[3]"

(بدر سلسلۂ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۶ مورخہ ۲۰ر جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

Scanned with CamScanner

تسلی دے رہی ہے اور ہزار ہا خدا کی گواہیاں اور فوق العادت نشان اپنے ساتھ رکھتی ہے۔
خدا تعالیٰ کے کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں۔ اُس نے دیکھا کہ ایک شخص کو محض بے وجہ خدا ۱۵۴
بنایا گیا ہے جس کی چالیس کروڑ آدمی پرستش کر رہے ہیں۔ تب اُس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا
کہ جب اس عقیدہ پر غلو انتہا تک پہنچ گیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم
کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اُس پر نہیں کی
گئی تا لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اگر میں اپنی طرف سے
یہ باتیں کرتا ہوں تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا میری نسبت اپنے نشانوں کے ساتھ گواہی دیتا ہے تو
میری تکذیب تقویٰ کے برخلاف ہے اور جیسا کہ دانیال نبی نے بھی لکھا ہے میرا آنا خدا کے کامل
جلال کے ظہور کا وقت ہے اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا
اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اُتر آئے گا جیسا کہ
وہ فرماتا ہے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ[1] یعنی اُس دن
بادلوں میں تیرا خدا آئے گا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ
دکھلائے گا۔ کفر اور شرک نے بہت غلبہ کیا اور وہ خاموش رہا اور ایک مخفی خزانہ کی طرح ہو گیا۔ اب
چونکہ شرک اور انسان پرستی کا غلبہ کمال تک پہنچ گیا اور اسلام اس کے پاؤں کے نیچے کچلا گیا اس
لئے خدا فرماتا ہے کہ میں زمین پر نازل ہوں گا اور وہ قہری نشان دِکھلاؤں گا کہ جب سے نسل آدم
پیدا ہوئی ہے کبھی نہیں دِکھلائے۔ اِس میں حکمت یہ ہے کہ مدافعت بقدر حملہ دشمن ہوتی ہے۔
پس جس قدر انسان پرستوں کو شرک پر غلو ہے وہ غلو بھی انتہا تک پہنچ گیا ہے۔ اس لئے اب خدا
آپ لڑے گا وہ انسانوں کو کوئی تلوار نہیں دے گا اور نہ کوئی جہاد ہوگا ہاں اپنا ہاتھ دِکھلائے گا۔
یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہوں گے اور آخری مسیح (جس سے اِس زمانہ کا مسیح مراد
ہے) پہلے مسیح سے افضل ہوگا اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہی مسیح ابن مریم
جو پہلے ظاہر ہوا آمد ثانی میں بڑی قوت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دنیا کے فرقوں کا فیصلہ
کرے گا اور کہتے ہیں کہ اس قدر جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ آمد اوّل کو اِس سے کچھ نسبت نہیں۔

[1] البقرۃ: ۲۱۱

Scanned with CamScanner

میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اس کی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے خدا نے اس وقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سیّد و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمدؐ رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمدؐ کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے

Scanned with CamScanner

تسلی دے رہی ہے اور ہزار ہا خدا کی گواہیاں اور فوق العادت نشان اپنے ساتھ رکھتی ہے۔
خداتعالیٰ کے کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں۔ اُس نے دیکھا کہ ایک شخص کو محض بے وجہ خدا ﴿۱۵۴﴾
بنایا گیا ہے جس کی چالیس کروڑ آدمی پرستش کر رہے ہیں۔ تب اُس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا
کہ جب اس عقیدہ پر غلو انتہا تک پہنچ گیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم
کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اُس پر نہیں کی
گئی تا لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اگر میں اپنی طرف سے
یہ باتیں کرتا ہوں تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا میری نسبت اپنے نشانوں کے ساتھ گواہی دیتا ہے تو
میری تکذیب تقویٰ کے برخلاف ہے اور جیسا کہ دانیال نبی نے بھی لکھا ہے میرا آنا خدا کے کامل
جلال کے ظہور کا وقت ہے اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا
اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اُتر آئے گا جیسا کہ
وہ فرماتا ہے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ [1] یعنی اُس دن
بادلوں میں تیرا خدا آئے گا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ
دکھلائے گا۔ کفر اور شرک نے بہت غلبہ کیا اور وہ خاموش رہا اور ایک مخفی خزانہ کی طرح ہو گیا۔ اب
چونکہ شرک اور انسان پرستی کا غلبہ کمال تک پہنچ گیا اور اسلام اس کے پاؤں کے نیچے کچلا گیا اس
لئے خدا فرماتا ہے کہ میں زمین پر نازل ہوں گا اور وہ قہری نشان دکھلاؤں گا کہ جب سے نسل آدم
پیدا ہوئی ہے کبھی نہیں دکھلائے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مدافعت بقدر حملہ دشمن ہوتی ہے۔
پس جس قدر انسان پرستوں کو شرک پر غلو ہے وہ غلو بھی انتہا تک پہنچ گیا ہے۔ اس لئے اب خدا
آپ لڑے گا وہ انسانوں کو کوئی تلوار نہیں دے گا اور نہ کوئی جہاد ہوگا ہاں اپنا ہاتھ دکھلائے گا۔
یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہوں گے اور آخری مسیح (جس سے اس زمانہ کا مسیح مراد
ہے) پہلے مسیح سے افضل ہوگا اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہی مسیح ابن مریم
جو پہلے ظاہر ہوا آمد ثانی میں بڑی قوت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دنیا کے فرقوں کا فیصلہ
کرے گا اور کہتے ہیں کہ اس قدر جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ آمد اول کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔

مرزے کی وحی نے مرزا کو اسرائیل قرار دیا اور مرزا غلام قادیانی کے مخلص لوگ بنی اسرائیل ٹھرے یعنی اسکی اولاد۔ مرزا غلام قادیانی کہتا ہے یہودیوں کا عقیدہ ہے مسیح دو ہوں گے اور مرزا نے لکھا ہے کہ مرزا پہلے مسیح سے افضل ہے، ان سب سے معلوم ہوا مرزائ عقیدہ یہودی عقیدہ ہے۔

لئے خدا نے اس وقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی
مشنریوں نے عیسٰی بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سیّد و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی
کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا خدا نے اس
امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس
﴿۱۳﴾ نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمدؐ رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمدؐ کے
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے

مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔ اے عزیزو! یہ بات غصہ کرنے کی نہیں۔ اگر اس احمد
کے غلام کو جو مسیح موعود کر کے بھیجا گیا ہے تم اس پہلے مسیح سے بزرگتر نہیں سمجھتے اور اسی کو شفیع اور منجی
قرار دیتے ہو تو اب اپنے اس دعویٰ کا ثبوت دو۔ اور جیسا کہ اس احمد کے غلام کی نسبت خدا نے
فرمایا **انه اوی القریة لو لا الاکرام لهلک المقام**۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اس
شفیع کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس گاؤں قادیاں کو طاعون سے محفوظ رکھا جیسا کہ دیکھتے ہو

Scanned with CamScanner

اپنے صحابہ کو جو امت ہیں قرار دیا۔ اور یہ نہ کہا کہ مسیح بنی اسرائیلی لڑے گا اور نزول کا لفظ محض اجلال اور اکرام کے لئے ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چونکہ اس پُر فساد زمانہ میں ایمان ثریا پر چلا جائے گا اور تمام پیری مریدی اور شاگردی استادی اور افادہ استفادہ معرضِ زوال میں آجائے گا اِس لئے آسمان کا خدا ایک شخص کو اپنے ہاتھ سے تربیت دے کر بغیر توسط زمینی سلسلوں کے زمین پر بھیجے گا جیسے کہ بارش آسمان سے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے نازل ہوتی ہے۔

اور منجملہ دلائل قویہ قطعیہ کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو مسیح موعود اسی اُمتِ محمدیہ میں سے ہوگا قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا ﴿۲۲﴾ الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ[1] الخ یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے جو ان کو زمین پر اُنہی خلیفوں کی مانند جو اُن سے پہلے گذر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائے گا اِس آیت میں پہلے خلیفوں سے مُراد حضرت موسیٰ کی امت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کے لئے پے در پے بھیجا تھا اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دینِ موسوی کے مجدد تھے خالی نہیں جانے دیا تھا اور قرآن شریف نے ایسے خلیفوں کا شمار کر کے ظاہر فرمایا ہے کہ وہ باراں[۱۲] ہیں اور تیرھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو موسوی شریعت کا مسیح موعود ہے۔ اور اس مماثلت کے لحاظ سے جو آیت ممدوحہ میں کَمَا کے لفظ سے مستنبط ہوتی ہے ضروری تھا کہ محمدی خلیفوں کو موسوی خلیفوں سے مشابہت و مماثلت ہو۔ سو اسی مشابہت کے ثابت اور متحقق کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بارہ موسوی خلیفوں کا ذکر فرمایا جن میں سے ہر ایک حضرت موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور تیرھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جو موسیٰ کی قوم کا خاتم الانبیاء تھا مگر درحقیقت موسیٰ کی قوم میں سے نہیں تھا اور پھر خدا نے محمدی سلسلہ کے خلیفوں کو موسوی

[1] النور: ۵۶

Scanned with CamScanner

حتّٰی طال علیھم العمر وترکوا التقوٰی ۔ فلما

تا آنکہ زمانہ دراز برایشاں گذشت وتقویٰ را ترک کردند پس ہرگاہ

یہاں تک کہ زمانہ دراز ان پر گذرا اور انہوں نے تقویٰ کو ترک کیا پس جس وقت

انقضٰی علیھم ثلٰث مائۃٍ بعد الالف من

کہ یک ہزار و سہ صد سال

کہ تیرہ سو برس موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے ان پر گذرے

یومٍ بعث فیہ الکلیم الذی کلّمہ اللّٰہ

از روز بعث موسیٰ علیہ السلام برایشاں گذشت آں موسیٰ کہ خدا ہمکلام

وہی موسیٰ کہ جس سے خدا ہمکلام ہوا تھا اور جس کو

و اجتبٰی ۔ بعث اللّٰہ رسولہٗ عیسی ابن مریم

اوشدہ بود واو را برگزیدہ بود۔ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم را در بنی اسرائیل مبعوث فرمود

برگزیدہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا

فیھم وجعلہٗ خاتم انبیاء ھم وعلمًا لساعۃ

و او را خاتم انبیاء بنی اسرائیل کرد وبرائے ساعت نقل نبوت و عذاب

اور ان کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا اور نبوت کی انتقال کی ساعت کے لئے

نقل النبوۃ مع العذاب ط فانذرھم وخشّی ☆ ۔

او را دلیلے گردانید و بدیں طور یہود را بترسانید

ان کو دلیل ٹھہرایا اور اس طور سے یہود کو ڈرایا

☆ الحاشیۃ

﴿۴۳﴾ انّ مریم ولدت ابنًا ما کان من بنی اسرائیل. ثم قیل فیھا

بہ تحقیق مریم پسرے را بزاد کہ از بنی اسرائیل نبود باز درحق او گفتہ شد

مریم ایک لڑکا جنی جو بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا۔ پھر اس کے حق میں کہا گیا

ڈائری

۸ اپریل ۱۹۰۶ء ... [illegible] حضرت [illegible] کا ذکر تھا حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کی کہ [illegible] ... [illegible] معلوم ہوا ہے کہ [illegible] مکان اس [illegible] میں ہی ہے۔ [illegible] اس جگہ میں [illegible] ذکر کیا جاتا تھا۔

حضرت نے فرمایا۔ لوگ [illegible] کہ [illegible] کی پیشگوئی [illegible] ہو جایا کرتی ہے [illegible] معلوم ہو کہ تب [illegible] ... [illegible] سمجھ لیا ہے کہ [illegible] ... [illegible] ہو سکتا ہے۔ [illegible] ... [illegible] وقت کے بعد [illegible] ... [illegible] کہ اس وقت [illegible] خوش قسمت لوگ [illegible] جائیں گے کہ سب کچھ [illegible] کے [illegible] قسمت میں ہے۔ [illegible] کرتا ہے۔

ایک اخبار والے کا [illegible] ... [illegible] ہیں۔ اس میں [illegible] صاحب کا [illegible] نشان خود فرمایا [illegible] ... نشان تو اس بات میں ہے کہ میں [illegible] پر ایک شخص [illegible] ... [illegible] ہیں۔ [illegible] سمجھ میں [illegible] کہ کس قسم کا نشان ہے۔ [illegible] ... [illegible] سب [illegible] ہو گئے ہیں۔ یہ نشان نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

فرمایا۔ ان [illegible] کا [illegible] ... [illegible] قائم ہونے کے واسطے [illegible] ... ہیں۔ ایک تفاؤل ہے۔

فرمایا۔ اس الہام سے بھی جو ہم کو ہوا تھا [illegible] ... [illegible] کا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ [illegible] ... ہیں۔ کیونکہ [illegible] ... [illegible] کے غلبہ کے واسطے آئی ہے۔

فرمایا۔ براہین احمدیہ بڑی کام آئی۔ [illegible] ... [illegible] کا جب پہلے سے اس کے [illegible] ہو گیا ہو۔

[illegible] ... فرمایا [illegible] ... [illegible] ہو گیا [illegible] ... [illegible] سے ان [illegible] ... [illegible] کو [illegible] ... [illegible] جگہ ... [illegible] ... [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] آجائیں۔ [illegible] میں بیان چاہئیں۔ بجا کریں۔

[illegible] سے [illegible] ... [illegible] ... [illegible] سمجھتے [illegible] تھے۔ سب [illegible]

فرمایا۔ [illegible] ... [illegible] ... [illegible] میں تو پوری ہو گئی۔ خدا نے اس غریب جماعت کو اس وقت [illegible] رکھا ہے

[illegible] ... فرمایا۔ [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... ہو گئی۔ [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] نے ذکر کیا [illegible] ... [illegible] ہو گئے [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ہے ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] جماعت [illegible] ... گیا۔ [illegible]

فرمایا۔ یہ نشان تو [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... توجہ کریں گے۔

۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کسی شخص نے ذکر کیا کہ [illegible] ... [illegible] ... فرمایا۔ [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] سمجھا جاتا تھا۔

[illegible] ... فرمایا [illegible] ... [illegible] ...

[illegible] ... [illegible] کو گیا [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... سال تک [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... اس طرح [illegible] ... [illegible] ...

مولوی عبد الکریم [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ...

فرمایا [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ...

فرمایا [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... ایک شخص [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ...

حضرت مولوی نور الدین صاحب [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ...

۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ہو گیا۔

میں مسلمان ہو گیا

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ...

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب میرے پردادا صاحب فوت ہوئے تو بجائے ان کے میرے دادا صاحب یعنی مرزا عطا محمد صاحب فرزند رشید ان کے گدی نشین ہوئے۔ ان کے وقت میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے لڑائی میں سکھ غالب آئے۔ دادا صاحب مرحوم نے اپنی ریاست کی حفاظت کے لئے بہت تدبیریں کیں مگر جبکہ قضاء و قدر ان کے ارادہ کے موافق نہ تھی اس لئے ناکام رہے اور کوئی تدبیر پیش نہ گئی اور روز بروز سکھ لوگ ہماری ریاست کے دیہات پر قبضہ کرتے گئے۔ یہاں تک دادا صاحب مرحوم کے پاس ایک قادیان رہ گئی اور قادیان اس وقت ایک قلعہ کی صورت پر قصبہ تھا۔ اس کے چار برج تھے اور برجوں میں فوج کے آدمی رہتے تھے۔ اور چند توپیں تھیں اور فصیل بائیس فٹ کے قریب اونچی اور اس قدر چوڑی تھی کہ تین چھکڑے آسانی سے ایک دوسرے کے مقابل اس پر جا سکتے تھے۔ اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ سکھوں کا جو رام گڑھیہ کہلاتا تھا اول فریب کی راہ سے اجازت لے کر قادیان میں داخل ہوا اور پھر قبضہ کر لیا۔ اس وقت ہمارے بزرگوں پر بڑی تباہی آئی اور اسرائیلی

قوم کی طرح وہ اسیروں کی مانند پکڑے گئے اور ان کے مال و متاع سب لوٹی گئی۔ کئی مسجدیں اور عمدہ عمدہ مکانات مسمار کئے گئے۔ اور جہالت اور تعصب سے باغوں کو کاٹ دیا گیا۔ اور بعض مسجدیں جن میں اب تک ایک مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے دھرم سالہ یعنی سکھوں کا معبد بنایا گیا۔ اس دن ہمارے بزرگوں کا ایک کتب خانہ بھی جلایا گیا جس میں پانچ سو نسخہ قرآن شریف کا قلمی تھا جو نہایت بے ادبی سے جلایا گیا۔ اور آخر سکھوں نے کچھ سوچ کر ہمارے بزرگوں کو نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ تمام مرد و زن چھکڑوں میں بٹھا کر نکالے گئے اور وہ پنجاب کی ایک ریاست میں پناہ گزین ہوئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد انہی دشمنوں کے منصوبہ سے میرے دادا صاحب کو زہر دی گئی۔ پھر رنجیت سنگھ کی

والے ہیں کیونکہ قرآن شریف میں بھی یہ آیت بتوں کے ٹوٹنے اور اسلام کے غلبہ کے واسطے آئی ہے۔

فرمایا :

براہین احمدیہ بڑی کام آئی۔ وہ سب پہلوؤں کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ کوئی نیا الزام اور ظن ایسا نہیں جس کا جواب پہلے سے اس کے اندر نہ دیا گیا ہو۔

بیماری کا ذکر تھا فرمایا :

ہم تو سب کے لیے دعا کرتا ہوں۔ آگے اپنے اپنے اعمال ہیں۔

بدر[2] جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۲ مورخہ ۲۰ر اپریل ۱۹۰۵ء

۱۴ر اپریل ۱۹۰۵ء

نواب محمد علی خان صاحب کا خط آیا جس میں انھوں نے الحاح کے ساتھ لکھا ہوا تھا کہ میں اب لاہور میں ہرگز نہیں رہ سکتا۔ بے باغ کے کسی گوشہ میں جگہ دیدیں۔ عاجز راقم کو حکم دیا کہ :

ان کو تحریر کر دو کہ آجائیں اور باغ کے کسی حصّہ میں جہاں چاہیں جگہ کرلیں۔

اس زمانہ کے بنی اسرائیل

دھرسالہ سے خبر آئی کہ اس جگہ اپنی جماعت کے جتنے آدمی تھے سب بچ گئے۔ فرمایا :

کَنَفْسُ حَنْ بَنِی اِسْرَآءِیْلَ والی وحی ان کے معاملہ میں تو پوری ہوگئی۔ خدا نے اس غریب جماعت کا نام اس وقت بنی اسرائیل رکھا ہے۔

---

[1] اس نمبر سے اخبار کا نام "البدر" کی جگہ "بدر" رکھا گیا۔ (مُرتّب)

[2] بدر جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۲ مورخہ ۲۰ر اپریل ۱۹۰۵ء

Scanned with CamScanner

جماعتِ احمدیہ کے لیے خصوصی نصائح

ہماری جماعت (جس سے مخالف بغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) کو یاد رکھنا چاہیے کہ مَیں اپنے مخالفوں سے باوجود اُن کے بغض کے ایک بات میں

ملفوظات پانچ جلدوں والا سیٹ ،جلد نمبر 4

اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے وہ قرآن شریف کی سچی تعلیم پر سچی عامل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بغض و کینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر بھی اس غرض کو پورا نہیں کرتا اور سچی تبدیلی اپنے اعمال سے نہیں دکھاتا وہ یاد رکھے کہ دشمنوں کی اس مراد کو پورا کر دے گا۔ وہ یقیناً ان کے سامنے تباہ ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کا رشتہ نہیں اور وہ کسی کی پروا نہیں کرتا۔ وہ اولاد جو انبیاء کی اولاد کہلاتی تھی۔ یعنی بنی اسرائیل جن میں کثرت سے نبی اور رسول آئے اور خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کے وہ وارث اور حقدار ٹھہرائے گئے تھے۔ لیکن جب اس کی رُوحانی حالت بگڑی اور اُس نے راہِ مستقیم کو چھوڑ دیا۔ سرکشی اور فسق و فجور کو اختیار کیا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ (البقرة : ۶۲) کی مصداق ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر ٹوٹ پڑا۔ اور ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا۔ یہاں تک وہ گر گئے کہ انسانیت سے بھی اُن کو خارج کیا گیا۔ یہ کس قدر عبرت کا مقام ہے۔ بنی اسرائیل کی حالت ہر وقت ایک مفید سبق ہے۔ اسی طرح یہ قوم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے وہ قوم ہے کہ خدا تعالیٰ اس پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔ لیکن اگر کوئی اس جماعت میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ سے سچی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اتباع نہیں کرتا وہ چھوٹا ہو یا بڑا کاٹ ڈالا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ ہو گا۔ پس تمہیں چاہیے کہ کامل تبدیلی کرو اور جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ٹھہرو۔

خاندانی تفاخر

بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبر اور ناز کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جن میں نبی اور رسول آتے تھے۔ لیکن کیا اُن کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا۔ جب اس کی حالت بدل گئی۔ ابھی مَیں نے کہا ہے کہ ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور اسے اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے۔ خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب

Scanned with CamScanner

مرزا قادیانی کے بقول تمام احمدی بندر اور سور ہیں

پیغام صلح ۱۵

مجددیت پر مباحثہ

ہے۔ تب آپ نے نزول المسیح میں سے حضرت مرزا صاحب کا وہ رؤیا پڑھا جس میں حضور نے لکھا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے ارد گرد بہت سے درندے بندر اور سور وغیرہ ہیں اور اس سے استدلال یہ کیا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں۔

"تب آپ نے "نزول المسیح" میں سے حضرت مرزا صاحب کا وہ رویا پڑھا جس میں حضور نے لکھا ہے کہ میں دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے ارد گرد بہت سے درندے بندر اور سور وغیرہ ہیں اور اس سے استدلال یہ کیا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں

۔" (قادیانی اخبار "پیغام صلح" لاہور جلد 22 نمبر 21 صفحہ 15، اپریل 1934ء)

مرزا غلام قادیانی جو کہ نبی اور رسول ہونے کا دعوے دار ہے اور اپنے امتیوں کو احمدی کہتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ایک دن خواب میں درندوں، سوروں اور بندروں کو اپنے گرد جمع ہوتے دیکھا اور اس خواب کی تعبیر کچھ یوں کی کہ یہ تمام میرے امتی یعنی احمدی لوگ ہیں۔ مرزا قادیانی کے اس خواب کی تعبیر کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمام احمدی (قادیانی، مرزائی) بندر اور سور ہیں۔

Www.khatmenbuwat.org

Scanned with CamScanner

۹۱۳ـ تَكُونُ فِي أُمَّتِي فَزْعَةٌ فَيَصِيرُ النَّاسُ إِلَى عُلَمَائِهِمْ فَإِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِيرُ۔ (کنز العمال [illegible])

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سوروں کی طرح پائیں گے یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابلِ شرم ہوگا۔

مرزا غلام قادیانی صاحب کو دیکھایا گیا کہ ان ہی کی جماعت بندر اور سور ہیں

"تب آپ نے "نزول المسیح" میں سے حضرت مرزا صاحب کا وہ رویا پڑھا جس میں حضور نے لکھا ہے کہ میں دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے ارد گرد بہت سے درندے بندر اور سور وغیرہ ہیں اور اس سے استدلال یہ کیا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں۔"

(قادیانی اخبار "پیغام صلح" لاہور جلد ۲۲ نمبر ۲۱ صفحہ ۱۵، اپریل ۱۹۳۴ء)

Scanned with CamScanner

مرزا غلام قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے عقائد، یہودی عقائد ہیں!

Scanned with CamScanner